باب 7

آبادی، معاشرہ اور پاکستان میں ثقافتی تنوّع

(Population, Society and Cultural Diversity in Pakistan)

حاصلاتِ تعلم

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1۔ پاکستان میں افزائشِ آبادی، تقسیم اور بڑھتی ہوئی آبادی کے معاشرے پر اثرات بیان کر سکیں۔ (1951ء تا حال مردم شماری کا ٹیبل شامل کریں۔)
2۔ پاکستان میں آبادی کی صنفی بناوٹ، صنفی امتیاز اور اس سے متعلقہ مسائل اور ان کے حل پر بحث کر سکیں۔
3۔ پاکستان کی ثقافت اور معاشرے کی نمایاں خصوصیات سماجی اقدار، رسم و رواج اور روایات کے حوالے سے بیان کر سکیں۔
4۔ تحقیق کر سکیں کہ مختلف ثقافتی عناصر/اجزا معاشرے کے اندر ثقافتی تنوع کے فروغ یا تغیر کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔
5۔ خاندان، معاشرے، کمیونٹی اور ریاست کی تشکیل میں افراد کی اہمیت بیان کر سکیں۔
6۔ ملک کے اندر بولی جانے والی مختلف زبانوں، بولیوں کے قومی اتحاد اور یکجہتی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
7۔ پاکستان کی ادبی تاریخ میں لوک داستانوں، ڈراموں کی ابتدا اور ترقی کا تجزیہ کر سکیں۔
8۔ قومی یکجہتی کا باعث بننے والی علاقائی ثقافتوں کے حوالے سے اتحاد کے تصور کا جائزہ لے سکیں اور پاکستانی معاشرے اور ثقافت پر عالمگیریت کے اثرات کا تجزیہ کر سکیں۔
9۔ خواتین کی حیثیت، جاگیرداری اور قبائلیت سمیت سماجی حرکیات کے متنوع پہلوؤں اور نتائج کے حوالے سے پاکستانی معاشرے کی ترقی کا تجزیہ کر سکیں۔
10۔ دہشت گردی کے خلاف بین المذاہب ہم آہنگی، رواداری اور نرمی کی ضرورت اور اہمیت کی وضاحت کر سکیں۔
11۔ سماجی درجہ بندی کی خصوصیات اور کلیدی تصوّر کا تجزیہ کر سکیں کہ یہ کس طرح سماجی عدم مساوات کی طرف لے جاتا ہے جو افراد اور معاشرے دونوں کو مجموعی طور پر متاثر کرتی ہے۔
12۔ قومی تعمیر میں غیر مسلم اقلیتوں کے کردار اور کارناموں کو بیان کر سکیں۔
13۔ پاکستان کے متنوع خطوں میں قابلِ ذکر صوفیانہ احکامات کے اثر و رسوخ کا تجزیہ کر سکیں تاکہ ان کی تعلیمات میں مشترکہ اصولوں کو اجاگر کیا جا سکے کہ وہ کس طرح پاکستانی معاشرے اور ثقافت میں ایک مربوط روحانی وجود بن گئے ہیں۔
14۔ پاکستان میں تعلیم اور صحت کی صورتِ حال کا جائزہ لے سکیں۔
15۔ تفریح کے حصول کے طور پر کھیلوں کی اہمیت کو تسلیم کر سکیں اور پاکستان میں مقبول روایتی، غیر روایتی، قومی اور بین الاقوامی کھیلوں کے پھیلاؤ کا جائزہ لے سکیں۔
16۔ سیاحت کی اہمیت کا تجزیہ کر سکیں اور سیاحت کے لیے پاکستان کے قدرتی اور ثقافتی پر کشش مقامات کو اجاگر کر سکیں۔

پاکستان میں آبادی کی افزائش اور تقسیم

(Growth and Distribution of Population in Pakistan)

کسی ملک، علاقے یا جگہ پر موجود لوگوں کی تعداد کو آبادی کہتے ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں چار افراد رہتے ہیں تو آپ کے گھر کی آبادی چار افراد پر مشتمل ہوگی۔ ایک دیہی علاقے کی آبادی چند سو سے ہزاروں اور ایک شہری علاقے کی آبادی لاکھوں یا کروڑوں افراد پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ آبادی میں بچے، بوڑھے، مرد، خواتین اور مخصوص افراد (Special Persons) سب شامل ہوتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

آبادی میں اضافہ کی شرح (Population Growth Rate)

پاکستان کی آبادی کتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 2023ء کی ڈیجیٹل مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی قریباً 241.5 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ ہماری آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح قریباً 2.55 فی صد ہے۔ گویا رقبہ وہی ہے مگر ملک کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اسی وجہ سے پاکستان کا شمار دُنیا کے گنجان آباد ممالک میں کیا جاتا ہے۔ حالیہ مردم شماری کے مطابق پاکستان میں اوسطً قریباً 303 افراد فی مربع کلومیٹر پر آباد ہیں۔

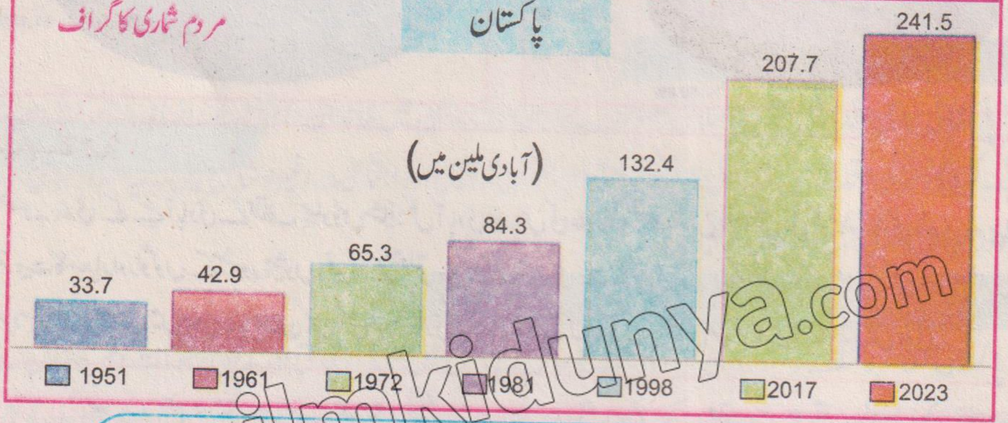

صوبوں کے لحاظ سے آبادی کی گنجانیت (Province Wise Density of Population)

آبادی کے لحاظ سے صوبہ پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ ملک کی آبادی کا قریباً 53 فی صد حصہ صوبہ پنجاب میں رہتا ہے۔ 2023ء کی ڈیجیٹل مردم شماری کے مطابق آبادی کی گنجانیت ذیل کے ٹیبل میں دی گئی ہے:-

نمبر شمار	نام صوبہ/علاقہ	آبادی (قریباً)	رقبہ (مربع کلومیٹر)	گنجانیت (افراد فی مربع کلومیٹر)
-1	پاکستان	241.5 ملین	796,096	303
-2	پنجاب	127 ملین	205,345	622
-3	سندھ	55.6 ملین	140,914	395
-4	خیبر پختونخوا	40.8 ملین	101,741	401
-5	بلوچستان	14.8 ملین	347,190	43
-6	اسلام آباد (وفاقی دارالحکومت)	2.36 ملین	906	2609

شہری اور دیہی بنیاد پر آبادی کی بناوٹ اور تقسیم

(Rural-Urban Composition and Distribution of Population)

2023ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کے شہری علاقوں میں قریباً 93.8 ملین افراد آباد ہیں جب کہ باقی 147.7 ملین افراد دیہی علاقوں میں آباد ہیں۔

شہری آبادی میں دیہاتی علاقوں کے مقابلے میں بجلی، گیس، سڑکوں، تعلیم، صحت اور تجارتی مراکز وغیرہ کی سہولتیں نہ صرف بہت زیادہ، بلکہ بہتر بھی ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں زندگی کی ان جدید سہولتوں کا فقدان ہے۔ دیہی علاقوں میں معاشی سرگرمیاں اور روزگار کے

www.ilmkidunya.com

مواقع کم ہونے کے باعث لوگ شہروں کا رُخ کر رہے ہیں۔ اس نقل مکانی کی وجہ سے شہری علاقوں میں آبادی بڑھ رہی ہے، جس سے شہروں میں رہائش، روزگار، تعلیم اور صحت وغیرہ کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

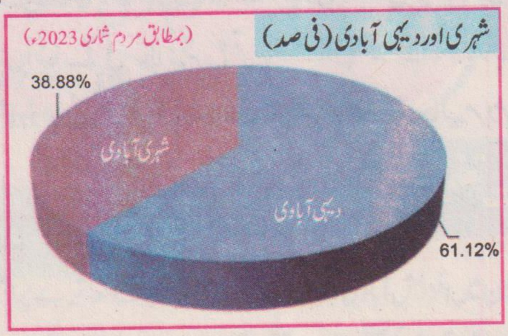

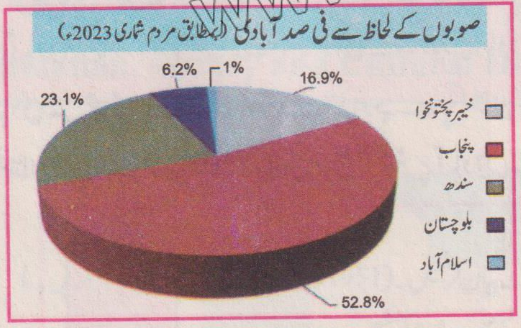

کیا آپ جانتے ہیں؟

بامقصد معاشی منصوبہ بندی کے لیے آبادی کے مختلف پہلوؤں مثلاً: کل آبادی اور اس کی علاقائی تقسیم، شرح افزائش، فی کلومیٹر آبادی، شہری و دیہاتی آبادی کا تناسب، تعلیم و تربیت کا معیار اور لوگوں کے مشہور پیشوں وغیرہ کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔ آبادی کے ان کوائف کو جاننے کے عمل کو مردم شماری کہتے ہیں۔
برصغیر میں پہلی مردم شماری 1881ء میں ہوئی۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری 1951ء جب کہ ساتویں ڈیجیٹل مردم شماری 2023ء میں ہوئی۔

آبادی کی صنفی بناوٹ، صنفی امتیاز اور اس سے متعلقہ مسائل اور ان کا حل
(Gender Composition, Gender Discrimination and its Related Problems and their Solution)

صنفی لحاظ سے تقسیم سے مراد، مرد اور عورت کی بنیاد پر آبادی کی تقسیم ہے۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مرد کل آبادی کا قریباً 51.5 فی صد ہیں، جب کہ خواتین کی تعداد قریباً 48.5 فی صد ہے۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں مردوں کی شرح پیدائش عورتوں کی نسبت زیادہ ہے۔ یہ اعداد و شمار معاشی ترقّی اور سرگرمیوں میں اضافے کے لیے انتہائی موزوں قرار دیے جا سکتے ہیں۔

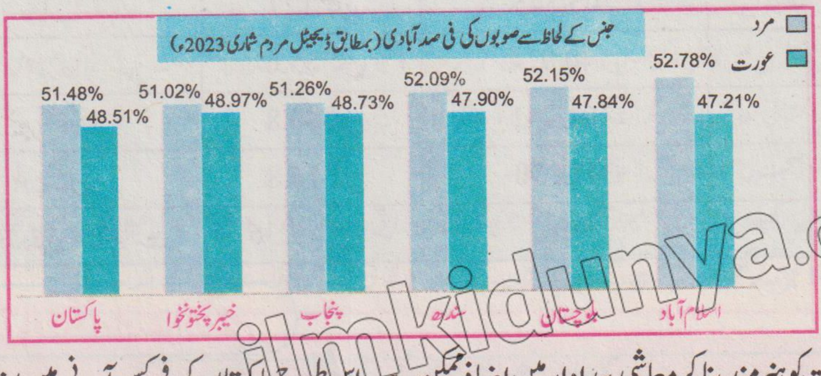

پاکستان میں افرادی قوت کو ہنر مند بنا کر معاشی پیداوار میں اضافہ ممکن ہے۔ اس طرح پاکستان کی فی کس آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

معاشرے میں عورت اور مرد میں جنس کی بنیاد پر تفریق کرنا صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ رسم و رواج بدلتے رہتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں مردوں اور عورتوں کو ترقّی کے مساوی مواقع میسر ہیں۔

آج کل خواتین استاد، سرجن، ڈاکٹر، وکیل، انجینئر، فیشن ڈیزائنر، سیاست دان، سول سروس آفیسر، پاک فوج میں پائلٹ اور میڈیا میں اینکر پرسن وغیرہ کے طور پر اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا رہی ہیں۔

سماجی اقدار، رسم و رواج اور روایات کے حوالے سے پاکستانی معاشرے کی نمایاں خصوصیات
(Salient Features of Pakistani Society with Reference to the Social Values, Customs and Traditions)

افراد کا ایسا گروہ جو مشترکہ مفادات کی خاطر اجتماعی زندگی بسر کر رہا ہو معاشرہ کہلاتا ہے۔ معاشرے میں شامل تمام لوگ مختلف طبقوں اور برادریوں سے تعلق رکھنے کے باوجود باہمی تعلقات استوار کرتے ہیں۔ پاکستانی معاشرہ اپنی مخصوص سماجی اقدار، رسم و رواج اور روایات کے حوالے سے منفرد پہچان رکھتا ہے۔

سماجی اقدار (Social Norms)

پاکستانی سماجی اقدار کی جڑیں اسلامی اصولوں سے وابستہ ہیں، جن میں خاندان، اجتماعیت، انسانیت اور احترام پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ کلیدی سماجی اقدار میں خاندانی عزّت، احترام، مہمان نوازی اور اجتماعیت وغیرہ شامل ہیں۔ یہ اقدار سماجی تعلقات کو تشکیل دیتی ہیں اور روزمرّہ کی زندگی میں راہنمائی کرتی ہیں۔

رسم و رواج اور روایات (Customs and Traditions)

پاکستانی معاشرہ مختلف رسم و رواج اور روایات کا حامل ہے جس میں سماجی، ثقافتی اور مذہبی رسومات وغیرہ شامل ہے۔ رسم و رواج اور روایات برتاؤ کے ایسے طریقے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ معاشرے میں منتقل ہوتے رہتے ہیں اور اس کا حصہ بن جاتے ہیں مثلاً روایتی لباس، کھانے، کھیل، خوشی و غمی کی تقریبات اور اجتماعات وغیرہ۔

مختلف ثقافتی عناصر کا معاشرے کے اندر ثقافتی تنوّع کے فروغ یا تغیّر کو متاثر کرنا
(Promotion or Change of Cultural Diversity within Society by Different Cultural Elements)

معاشرے میں ثقافتی تنوّع کے فروغ یا تغیّر میں مختلف ثقافتی عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان میں چند کا کردار ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

1- نقل مکانی (Migration)

نقل مکانی نئی زبانوں، روایات اور عقائد کو متعارف کراتی ہے اور ثقافتی منظر نامے کو تقویت بخشتی ہے۔

2- سماجی ڈھانچے (Social Structures)

کام کی جگہیں، تعلیمی ادارے اور سماجی اجتماعات مختلف ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان تعلق کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں جس سے مختلف ثقافتوں کا امتزاج ہوتا ہے جو کہ ثقافتی تنوّع کا باعث بنتا ہے۔

3- ٹیکنالوجی (Technology)

انٹرنیٹ کی طرح تکنیکی ترقی بھی ثقافتی معلومات اور خیالات کو تیزی سے پھیلانے میں سہولت فراہم کرتی ہے جس سے ثقافتوں کی ہم آہنگی اور تنوّع دونوں میں مدد ملتی ہے۔

4- عالمی واقعات (Global Events)

بین الاقوامی تقریبات جیسے ثقافتی تہوار، کھیلوں کے مقابلے اور سفارتی تبادلے مختلف ثقافتی گروہوں میں باہمی ربط پیدا کرتے ہیں اور ثقافتی تبدیلی کو ممکنہ طور پر متاثر کرتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

5- ماحولیاتی عوامل (Environmental Factors)

ماحول میں ہونے والی تبدیلیاں جیسا کہ موسمیاتی تبدیلی معاشرے کو نئے طریقے اپنانے پر مجبور کرتی ہے جس کا ثقافتی تنوّع پر اثر پڑ سکتا ہے۔

6- تعلیم (Education)

تعلیمی نظام بعض ثقافتی عناصر یا روایات کو فروغ دینے میں کردار ادا کر سکتا ہے۔

بامعنی معاشرے، کمیونٹی اور ریاست کی تشکیل میں افراد کی اہمیت

(Significance of Individuals in Shaping a Meaningful Society, Community and State)

ایک بامعنی معاشرے، کمیونٹی اور ریاست کی تشکیل میں افراد بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ افراد کی اہمیت کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

1- سماجی اصولوں اور اقدار کی تشکیل (Shaping Social Norms and Values)

افراد اپنی روزمرہ کی بات چیت اور انتخاب کے ذریعے، سماجی اصولوں اور ثقافتی طریقوں کے بتدریج ارتقا میں اپنا حصّہ ڈالتے ہیں۔ ان کے رویّے اور عقائد معاشرے کے مجموعی اخلاقی منظر نامے کو تشکیل دیتے ہیں۔

2- سماجی تبدیلی اور ترقی کو آگے بڑھانا (Driving Social Change and Progress)

افراد سماجی تحریکوں کا آغاز اور ان کی قیادت کر سکتے ہیں، جیسے کہ شہری حقوق، صنفی مساوات اور ماحولیاتی پائیداری (Sustainable Environment) جو اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بن سکتی ہیں۔

3- برادری اور تعلق کے احساس کو فروغ دینا (Fostering a Sense of Community and Belonging)

افراد باہمی تعلق اور مشترکہ شناخت کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔ ان کے اقدامات سماجی بندھنوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ دوسروں کے لیے ایک مثبت مثال بننا، ذمّہ دارانہ اور ہمدردانہ رویّے کے ذریعے دوسروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں جس سے کمیونٹی اور معاشرے کو مزید تقویت ملتی ہے۔

4- معیشت میں حصّہ ڈالنا (Contribution in Economy)

افراد معیشت میں مختلف طریقوں سے حصّہ ڈالتے ہیں مثلاً آمدنی پیدا کرنا، پیسہ خرچ کرنا، ٹیکس ادا کرنا، کاروبار شروع کرنا اور معاشی ترقی کو فروغ دینے والی پالیسیوں کی حمایت کرنا وغیرہ۔ اس طرح وہ معاشرے، کمیونٹی اور ریاست کی تشکیل میں اپنا حصّہ ڈالتے ہیں۔

ملک کے اندر بولی جانے والی مختلف زبانوں اور بولیوں کے قومی اتحاد اور یکجہتی پر اثرات

(Influence of Various Languages and Dialects Spoken within a Country on National Unity and Integration)

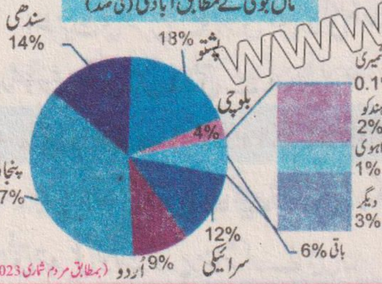

پاکستان کی سالمیت، یکجہتی اور اتحاد کی ایک اہم علامت قومی زبان اردو ہے۔ تحریکِ پاکستان میں دینِ اسلام کے بعد مسلمانانِ برصغیر کے اتحاد کا سب سے بڑا ذریعہ اُردو تھی، یہی وجہ ہے کہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قیامِ پاکستان کے فوراً بعد واضح کر دیا تھا کہ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہوگی۔

پنجابی، سندھی، بلوچی، براہوی، پشتو، سرائیکی، ہندکو، شینا، بلتی، وخی اور بروشسکی وغیرہ

پاکستان کی علاقائی زبانیں ہیں۔ یہ زبانیں قومی اتحاد، یکجہتی اور تہذیب و تمدن پر گہرے اثرات مرتّب کرتی ہیں۔ ہر زبان ایک خاص مزاج رکھتی ہے۔ ملک کے اندر بولی جانے والی مختلف زبانیں اور بولیاں قومی اتحاد اور یکجہتی کی علامت ہیں۔

پاکستان کی ادبی تاریخ میں لوک داستان اور ڈرامے کی ابتدا اور ترقی
(Origin and Development of Folklore and Drama in Literary History of Pakistan)

لوک داستان کی ابتدا اور ترقی (Origin and Development of Folklore)

لوک داستان یا لوک کہانی آباؤ اجداد کی جانب سے چلی آنے والی ایسی داستانیں ہوتی ہیں جن کی عام طور پر کوئی تحریری حیثیت نہ ہو۔ لوک داستان ایسی کہانی ہوتی ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے۔ لوک داستان زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جس میں ثقافتی، معاشرتی، فلسفیانہ، مذہبی اور تعلیمی پہلو شامل ہوتے ہیں۔ دنیا کے ہر خطے میں لوک داستان کا وجود لازم ہے۔ برصغیر کی زمین بھی ان کے لیے کافی زرخیز ثابت ہوئی ہے۔ یہاں بھی ہیر رانجھا، سسی پنوں، سوہنی مہینوال، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، عمر ماروی، نوری جام تماچی اور گل مکئی وغیرہ کی داستانیں اپنے اندر کئی پہلو سموئے ہوئی ہیں۔

پاکستان میں لوک داستان پر مقامی، عربی، فارسی اور ایشیائی زبان و ادب اور ثقافت کے اثرات نمایاں ہیں۔ لوک کہانی میں زبانی روایات، قصے، موسیقی، کہاوتیں اور رسم و رواج کے عناصر شامل ہیں جو نسل در نسل منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اسلام کی آمد کے ساتھ اسلامی داستانیں بھی برصغیر کی لوک داستانوں کا حصہ بن گئیں۔

آزادی کے بعد حکومتِ پاکستان نے قومی شناخت کو فروغ دینے کے لیے لوک ثقافت کو فروغ دیا۔ ریڈیو پاکستان اور ٹیلی وژن نے لوک موسیقی کو مقبول بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

افسانوی روایات نے پاکستانی لوک داستانوں کی نشوونما میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہر دور میں لوک داستانیں سچائی، بہادری، جرأت اور معاشرے میں طبقاتی تقسیم کی ناچاقیوں کو واضح انداز میں بیان کرتی رہی ہیں۔ قصہ خواں یادوں کو ایک ایسے مخصوص اور جامع انداز میں بیان کرتے ہیں کہ سننے والے حقیقت کا ادراک کر سکیں۔

ڈرامے کی ابتدا اور ترقی (Origin and Development of Drama)

ڈراما ایک اہم ادبی صنف ہے جو کرداروں کے مکالمے، عمل اور منظر کشی کے ذریعے کہانی پیش کرتا ہے۔ یہ نہ صرف ادب بلکہ فنونِ لطیفہ کا بھی اہم حصہ ہے جس میں تھیٹر، ٹیلی وژن، ریڈیو اور فلم سب شامل ہیں۔ ڈرامے کا بنیادی مقصد انسانی جذبات، سماجی، مسائل اور اخلاقی اقدار کو عوامی سطح پر پیش کرنا ہوتا ہے۔

ساتویں صدی عیسوی سے بارھویں صدی عیسوی تک کے زمانے میں برصغیر پاک و ہند میں ڈرامے کا ارتقا ہوا۔ اس کے بعد برصغیر میں سلطنتِ دہلی سے مغلیہ دورِ حکومت میں ڈرامے نے خوب ترقی کی۔ نواب واجد علی شاہ اختر کو اردو کا پہلا ڈراما نگار تسلیم کیا جاتا ہے۔ امتیاز علی تاج پاکستان سے تعلق رکھنے والے اُردو زبان کے معروف مصنف اور ڈراما نگار تھے۔ کمال احمد رضوی نے اداکاری اور ڈراما نگاری کے نئے رجحانات متعارف کرائے۔

قیامِ پاکستان کے بعد پاکستانی ڈرامے نے مختلف ادوار میں ترقی کی۔ ریڈیو، تھیٹر اور ٹیلی وژن کے ذریعے ڈرامے نے عوامی ثقافت پر گہرا اثر ڈالا۔ 1964ء میں پاکستان ٹیلی وژن کا آغاز ہوا جس نے ڈرامے کو عوامی مقبولیت بخشی۔ معیاری ڈرامے تخلیق ہوئے جن میں سماجی، تاریخی اور اخلاقی موضوعات شامل تھے۔

www.ilmkidunya.com

ممتاز مفتی، بانو قدسیہ، اشفاق احمد، محمد منشا یاد، حسینہ معین، شوکت صدیقی، نسیم حجازی، نور امجد اسلام امجد جیسے کئی دیگر بے شمار لکھاریوں نے ڈرامہ نگاری میں شہرت حاصل کی۔ خدا کی بستی، سونا چاندی، اندھیرا اجالا، شاہین، تمن چلے کا لوٹا، دہلیز، وارث، جانگلوس، اَن کہی، ہم سفر اور دھوپ کنارے وغیرہ مقبول ڈرامے لکھے گئے۔

اتحاد اور قومی یکجہتی کا باعث بننے والی علاقائی ثقافتیں
(Regional Cultures That Lead to Unity and National Integration)

-1 اتحاد سے مراد متحد ہونا یا ہم آہنگی کی حالت ہے۔ اتحاد کسی معاشرے میں افراد اور گروہوں کے درمیان یکجہتی اور تعاون کے فروغ پر زور دیتا ہے۔ قومی یکجہتی ایک متحد اور ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک قوم کے اندر مختلف گروہوں کو اکٹھا کرنے کا عمل ہے۔

-2 پاکستان کے چاروں صوبوں اور دیگر علاقوں کے باشندوں کے رسم و رواج اور طرزِ بود و باش میں کسی حد تک مماثلت اور فرق موجود ہے لیکن علاقے اور زبان کے فرق کے باوجود ہمارے لوگوں میں مشترکہ ثقافت بھی پروان چڑھ رہی ہے جو اتحاد اور قومی یکجہتی کا باعث بنتی ہے۔

-3 پاکستان کی علاقائی ثقافت پر اسلامی اقدار کے نمایاں اثرات ہیں۔ یہاں کے لوگوں میں مساوات، بھائی چارہ، اخوّت، معاشرتی انصاف اور سچائی جیسی اقدار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمان حکمرانوں کے دور میں علم و ادب، موسیقی، مصوّری، تعمیرات، خطاطی وغیرہ نے خوب ترقی کی۔ ان شعبوں میں ہمارے آباؤ اجداد کے کارنامے ہمارا ثقافتی ورثہ ہیں اور ان کے حوالے سے ہمیں پہچانا جاتا ہے۔ پاکستان میں رہنے والوں کی علاقائی نسبت (پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچ، کشمیری، گلگتی و بلتی) مختلف ہونے کے باوجود ان کے درمیان باہمی ہم آہنگی کے احساسات موجود ہیں۔

-4 ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثہ کا اظہار ہماری علاقائی شاعری اور ادب کی ان اقدار کے ذریعے ہوتا ہے جو تمام علاقوں کے ادب میں یکساں طور پر موجود ہیں۔ تصوّف، انسانیت، صلح و انصاف، محبت اور باہمی تعاون کا درس قومی اور صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کے کلام میں ملتا ہے۔ سلطان باہو رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ، بلھے شاہ رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ، وارث شاہ رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ، میاں محمد بخش رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ، شاہ عبد الطیف بھٹائی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ، سچل سرمست رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ، رحمان بابا، خوشحال خاں خٹک، گل خاں نصیر، صوفی عبد الرشید اور شیخ نور الدین ولی نے محبّت، الفت اور اخوّت کا پیغام دیا ہے۔

-5 ہمارے مقامی ذرائع ابلاغ مشترکہ ثقافتی قدروں کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ اس سے ثقافتی ورثہ پھلتا پھولتا ہے۔ ان سے اتحاد، قومی یکجہتی، یگانگت اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ ثقافت کے تسلسل کے لیے تعلیمی نظام اور پڑھائے جانے والے مضامین اور موضوعات بھی ثقافتی نمائندگی پر توجہ مرکوز کرنے کا باعث ہیں۔ اس سے مشترکہ ثقافتی قدروں اور اتحاد کو فروغ ملتا ہے۔

پاکستانی معاشرے اور ثقافت پر عالمگیریت کے اثرات
(Effects of Globalization on Pakistani Society and Culture)

عالمگیریت (Globalization) نے پاکستانی معاشرے اور ثقافت پر ملے جلے اثرات مرتب کیے ہیں۔ اچھے اور برے اثرات نمایاں ہیں۔ جہاں اس نے تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ کے ذریعے معاشی ترقی کی ہے وہیں اس کے نتیجے میں، اور ثقافتی ہم آہنگی کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ عالمگیریت نے دیہی-شہری تقسیم اور مسابقت میں اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جس سے روایتی صنعتوں اور روزگار متاثر ہوئے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

مثبت اثرات (Positive Impacts)

1- عالمگیریت نے پاکستانی برآمدات کے لیے منڈیوں کو وسعت دی ہے۔غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے، ٹیکنالوجی اور علم کی منتقلی میں سہولت فراہم کی ہے۔اس طرح صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے اور روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ صارفین کو اب وسیع اقسام کی اشیا اور خدمات تک زیادہ رسائی حاصل ہے۔

2- عالمگیریت نے پاکستانیوں کو مختلف ثقافتوں سے روشناس کرایا ہے جس کی وجہ سے عالمی اصولوں اور طرزِ زندگی کے بارے میں آگاہی اور سُوجھ بُوجھ میں اضافہ ہوا ہے۔

3- مواصلات اور نقل و حمل کی بہتر ٹیکنالوجیز نے پاکستان کو عالمی برادری سے جوڑ دیا ہے جس سے معلومات کے تبادلے اور اختراع میں آسانی ہو رہی ہے۔

منفی اثرات (Negative Impacts)

1- غیر ملکی ثقافتوں اور طرزِ زندگی کی نمائش نے روایتی اقدار اور رسوم و رواج کو متاثر کیا ہے۔غیر ملکی ثقافت، پاکستان کی منفرد ثقافتی شناخت کو کم کر رہی ہے۔ عالمگیریت شہری آبادی میں اضافے کی ایک اہم وجہ ہے، جس کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں اور مواقع کا ارتکاز شہروں میں زیادہ ہو گیا ہے جبکہ دیہی علاقوں میں تعلیم، صحت اور روزگار جیسی بنیادی سہولیات کم ہیں۔

2 بین الاقوامی برانڈز اور مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مسابقت نے روایتی صنعتوں اور کاروبار کو متاثر کیا ہے۔

3- عالمگیریت نے ٹیکنالوجی اور ڈیٹا کے تجزیہ جیسے شعبوں میں خصوصی مہارتوں کی مانگ پیدا کر دی ہے۔اگر لوگوں کے پاس ضروری تعلیم اور لازمی فنی تعلیم کی کمی ہے تو ممکنہ طور پر افرادی قوت کا خلا پیدا ہونے کا امکان ہے۔

سماجی حرکیات کے متنوّع پہلو (پاکستان میں خواتین کی حیثیت، جاگیرداری اور قبائلیت)

(Diverse Facets of Social Dynamics-Women's Status, Feudalism and Tribalism in Pakistan)

سماجی حرکیات (Social Dynamics)

فرانسیسی فلسفی اور مصنف آگسٹ کومٹ (Auguste Comet) کے مطابق سماجی حرکیات کا تعلق معاشرے کے بدلتے پہلوؤں یعنی ترقی یا تبدیلی سے ہے۔سماجی حرکیات سے مراد کسی معاشرے میں رہنے والے لوگوں کے گروہوں کے رویوں کا مطالعہ ہے۔اس میں گروہوں کے اراکین کے آپس کے انفرادی اور اجتماعی تعلقات کا بھی مطالعہ شامل ہے۔سماجی حرکیات کا شعبہ، سوشیالوجی، نفسیات، معاشیات اور دیگر مضامین کے نظریات سے تعلق رکھتا ہے۔سماجی حرکیات ان لوگوں کے خیالات کو اکٹھا کرتی ہے جو بنیادی طور پر تبدیلیوں پر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں یا اپنی بات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ معاشرے کے افراد اپنی بقا کے لیے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

تنوّع سے مراد انسانی اختلافات ہیں جو نسل، جنس، صنفی شناخت، عمر، سماجی مقام یا جسمانی صلاحیت کی بنا پر ہو سکتے ہیں۔تنوّع کے اہم پہلوؤں (Facets of Diversity) میں اگرچہ صنف اور نسل شامل ہیں لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ تنوّع خصوصیات اور تجربات کی ایک وسیع شکل ہے۔اس میں عمر، تعلیم، سماجی و اقتصادی پس منظر، رجحان اور معذوری وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ متنوّع معاشرے میں رہنے سے ثقافت کا تبادلہ ہوتا ہے۔

1- پاکستان میں خواتین کی حیثیت (Women's Status in Pakistan)

☆ پاکستان میں خواتین کا ایک اہم مقام ہے۔انھیں انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہے۔پاکستان میں خواتین اعلیٰ عہدوں پر

فائز ہیں جن میں وزیر اعظم، سپیکر قومی اسمبلی، قائد حزب اختلاف، وفاقی وزرا، جج اور مسلح افواج میں کمیشن کے عہدے شامل ہیں۔

☆ پاکستانی خواتین کی حیثیت میں وقت کے ساتھ تبدیلیاں آ رہی ہیں جیسے پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم کی شرح میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ خواتین کی لیبر فورس میں شرکت بھی اہم ہے۔ زیادہ تر خواتین کھیتی باڑی وغیرہ میں کام کرتی ہیں۔ تاہم تعلیم یافتہ خواتین بینکنگ، انتظامیہ، عدلیہ، تعلیم، میڈیکل، انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 25 کے تحت مرد و عورت کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ خواتین کے خلاف تشدد کے خلاف قانونی تحفظات موجود ہیں۔ اسلامی قوانین کے تحت خواتین کو وراثت میں حصہ دینا لازم ہے۔ پاکستان میں قومی اسمبلی، سینٹ، صوبائی اسمبلیوں اور مقامی حکومتوں میں خواتین کے لیے مخصوص نشستیں مختص ہیں جس سے ان کی سیاسی شرکت بڑھی ہے۔

2- پاکستان میں جاگیردارانہ نظام (Feudalism in Pakistan)

☆ جاگیردارانہ نظام ایک سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کا نام ہے جس میں بڑی زمینیں اور جاگیریں چند لوگوں کے پاس ہیں۔ پاکستان میں اس نظام کی جڑیں برطانوی دور سے پیوستہ ہیں۔ برطانوی حکومت نے مقامی سرداروں اور زمینداروں کو زمینیں عطا کیں تاکہ وہ برطانوی حکومت کی حمایت کریں۔ قیام پاکستان کے چند برس بعد سیاسی بصیرت سے زرعی اصلاحات نافذ کی گئیں۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں زرعی اصلاحات نے کسانوں کو فائدہ پہنچایا لیکن ان اصلاحات پر مکمل طور عمل درآمد نہیں ہوا۔

3- پاکستان میں قبائلی نظام (Tribalism in Pakistan)

☆ قبائل سے مراد لوگوں کا ایسا گروہ ہے جو کسی ریاست کے اندر رہتے ہوئے بھی ایک الگ انداز زندگی گزارتے ہوں۔ ان کے اپنے رسم و روایات ہوتی ہیں۔

☆ پاکستان کے قبائلی علاقہ جات یا وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات، پاکستان کے چاروں صوبوں سے علیحدہ حیثیت رکھتے تھے اور یہ وفاق کے زیرِ انتظام تھے۔ مئی 2018ء میں ہونے والی پچیسویں آئینی ترمیم کے ذریعے ان علاقوں کی قبائلی حیثیت ختم کر کے ان کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔

☆ پاکستان کا فاٹا خطہ (جو کہ اب صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم ہو چکا ہے) ایک مضبوط، قدامت پسند معاشرہ ہے جہاں قبائلی آج بھی صدیوں پرانے رسم و رواج اور روایات پر قائم ہیں۔ موجودہ دور میں ان کو صوبہ کے دیگر عوام کی طرح تمام سہولتیں مہیا کرنے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف بین المذاہب ہم آہنگی، رواداری اور لچک کی ضرورت اور اہمیت

(Need and Importance of Inter-Faith Harmony, Tolerance and Resilience Against Terrorism)

☆ بین المذاہب ہم آہنگی قوت برداشت کی علامت ہے۔ یہ بڑھتے ہوئے سیاسی اور معاشی عدم اطمینان کے حالات میں مختلف مذہبی عقائد کے ماننے والوں کے مابین پرامن بقائے باہمی، امن اور خوش حالی کے لیے آگے بڑھنے کا ایک راستہ ہے۔

☆ بلاشبہ تمام آسمانی اَدیان (دین کی جمع) نے انسانی معاشرے سے دہشت گردی، شدت پسندی اور تعصبات کے خاتمے کا درس دیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تک اور ان کے بعد خلافت راشدہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ کرام نے ہمیشہ انسانوں کو آپس میں پیار و محبت، رواداری قائم کرنے، نفرتوں اور تعصّبات کو مٹانے کا پیغام دیا ہے، بلکہ انبیاء علیہم السّلام کی بعثت کا بنیادی ہدف اور مقصد ہی انسانیت کی خدمت اور اسے نیکی کے راستے پر چلانا ہے۔ مسلم، مسیحی، یہودی، ہندو، سکھ، بُدھ مت اور پارسی وغیرہ تمام اَدیان اور مذاہب کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اہم اصول رواداری، پیار و محبت، انسانی ہمدردی کا فروغ اور تعصّبات کا خاتمہ ہے۔

☆ تمام آسمانی اَدیان نے سچائی، خدمت، وفا، ایثار، عجز و انکسار، الغرض تمام انسانی اقدار کو زندہ رکھنے کا درس دیا ہے اور جھوٹ، مکر و فریب، ظلم و ناانصافی، تعصّب، حسد و کینہ اور جہالت جیسی صفات اور خواہشات کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ جب تمام اَدیان کے درمیان اس حد تک مشترک باتیں پائی جاتی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج انسانی معاشرے میں دہشت گردی، تعصّب، تنگ نظری، ظلم، شدّت پسندی اور انتہا پسندی جیسی برائیاں مسلط ہیں اور انسانی معاشرہ آج ظلم و بربریت، قتل و غارت کی بھیانک تصویر پیش کر رہا ہے۔ اس کا یقیناً کسی دین و مذہب اور مہذب معاشرے سے دور دور کا تعلق نہیں ہے۔

☆ اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مذہب اور اعتقاد کا معاملہ ہر انسان کے اپنے ذاتی فیصلے اور اختیار پر مبنی ہے اور اس معاملے میں زور زبردستی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے علم و عقل اور عمل کی آزمائش کے لیے بنائی ہے جس کے لیے انسانوں کو عقیدہ و عمل کی آزادی کا حاصل ہونا لازم ہے۔ میثاقِ مدینہ جیسی روشن مثال ہمارے سامنے ہے جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم مدینے تشریف لائے اور ریاستِ مدینہ کی بنیاد رکھی تو سب سے پہلے مختلف اَدیان و مذاہب کے قبائل کے درمیان، جن میں مسلم، یہودی اور مسیحی شامل تھے، ایک امن معاہدہ "میثاقِ مدینہ" قائم کیا۔

☆ حکومت اس حوالے سے سنجیدگی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور تمام مکاتبِ فکر کا آپس میں رابطہ ہے، جس کے یقیناً مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اب اقلیتوں کے تہوار حکومتی سطح پر منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح رواداری کا یہ کاروان آگے بڑھے گا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وطنِ عزیز سے نفرتوں کو مٹایا جائے، محبتوں کو عام کیا جائے اور بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے مختلف پروگراموں، کانفرنسوں اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے۔

☆ آیئے ہم عہد کریں کہ ہم بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہوئے وطنِ عزیز میں بسنے والے ہر پاکستانی کو یہ پیغام دیں کہ وہ رواداری، امن اور ہم آہنگی سے رہے۔ آیئے! اپنے اپنے رنگ و نسل کے خول سے نکلیں اور ایک ہی رنگ اپنائیں اور وہ محبت و امن کا رنگ ہو، اسلام کا رنگ ہو اور پاکستان کا رنگ ہو۔

سماجی درجہ بندی کا تصوّر اور اہم خصوصیات
(Concept and Characteristics of Social Stratification)

سماجی درجہ بندی (Social Stratification)

سماجی درجہ بندی سے مراد معاشرے کے لوگوں کی دولت، آمدنی، تعلیم، خاندانی پس منظر اور طاقت جیسے عوامل کی بنیاد پر درجہ بندی ہے۔ معاشرے کی درجہ بندی معاشرے کے وسائل کی غیر مساوی تقسیم کی نمائندگی کرتی ہے۔ معاشرہ زیادہ وسائل رکھنے والے لوگوں کو سماجی ڈھانچے کی سطح بندی کے سب سے اونچے درجے کے طور پر دیکھتا ہے۔ لوگوں کے دوسرے گروہ کم وسائل کے ساتھ نچلے درجوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سماجی درجہ بندی معاشرے میں رہنے والے افراد کو متاثر کرتی ہے۔

پاکستان میں سماجی درجہ بندی (Social Stratification in Pakistan)

پاکستان میں سماجی درجہ بندی کی وضاحت کے لیے عام طور پر تین سماجی طبقات یعنی اعلیٰ طبقہ، درمیانہ طبقہ اور نچلا طبقہ کی اصطلاحات بیان کی جاتی ہیں۔ مزید برآں رشتہ داری، قبیلہ یا ذات کو سماجی درجہ بندی کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں سماجی عدم مساوات (Social inequality in Pakistan)

بد قسمتی سے پاکستان میں سماجی عدم مساوات ہمیشہ سے ایک مسئلہ رہا ہے۔ ہمارا موجودہ معاشرہ، معاشی و معاشرتی عدم مساوات کی وجہ سے مختلف طبقات میں منقسم ہے۔ قیامِ پاکستان کا بڑا مقصد اسلام کے آفاقی اُصولوں کے مطابق ایک ایسے معاشرہ کا قیام تھا جہاں ہر

www.ilmkidunya.com

قسم کی معاشرتی اونچ نیچ سے بالاتر تمام افراد کو مساوی حقوق میسر ہو سکیں۔ پاکستان کا موجودہ آئین بھی اپنے شہریوں کو ہر قسم کی درجہ بندی کے بغیر یکساں طور پر بنیادی حقوق کی فراہمی کی ضمانت دیتا ہے۔ نظریاتی طور پر پاکستان کے تمام افراد قانون کی نظر میں برابر ہیں، لہٰذا کسی ایسی کلاس/گروہ کا تصوّر نہیں، جو دوسروں کے حقوق کو غصب کرے اور خود کو قانون سے بالاتر سمجھے۔

سماجی درجہ بندی کی خصوصیات (Characteristics of Social Stratification)

سماجی درجہ بندی کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- سماجی درجہ بندی ایک عالمی رجحان ہے جو مختلف معاشروں میں مختلف شکلوں میں موجود ہے جیسے ذات پات کی سماجی سطح بندی، غلامی کی سطح بندی، اعلیٰ طبقے، متوسط طبقے وغیرہ۔

2- ایک سطحی معاشرہ الگ الگ سماجی طبقات رکھتا ہے۔ سماجی طبقات کی درجہ بندی سماجی یا اقتصادی حوالے سے بھی ہو سکتی ہے۔

3- معاشروں کو طبقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر سطح میں دولت، طاقت اور سماجی حیثیت کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔ اس میں فطری طور پر وسائل اور مواقع کی غیر مساوی تقسیم شامل ہے جو زندگی کے امکانات اور طرزِ زندگی کو متاثر کرتی ہے۔

پاکستان کی ثقافت اور معاشرے کی نمایاں خصوصیات
(Salient Features of Pakistan's Culture and Society)

ثقافت کسی جگہ پر مقیم افراد کے مشترکہ عقائد، اندازِ رہن سہن، رسم و رواج، زبان اور روایات کا نام ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی شعائر کی عکاسی کرتی ہے۔ پاکستانی معاشرہ عملی طور پر پنجابی، سندھی، پشتون، بلوچی، کشمیری، بلتی، براہوی اور سرائیکی وغیرہ ثقافت کا ایک خوب صورت گلدستہ ہے۔ اقلیتی طبقے میں ہندو، مسیحی، سکھ، پارسی، بہائی اور دیگر مذاہب کے رسم و رواج اور لباس بھی پاکستانی معاشرے کو نیا رنگ دیتے ہیں۔ پاکستان کی ثقافت کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- اسلامی ثقافت کے رنگ (Colours of Islamic Culture)

پاکستان کی بنیاد دینِ اسلام پر قائم ہے، اس لیے مذہب کا احترام اور اس کی روایات کی پاسداری کی جھلک وطنِ عزیز کے لوگوں کی زندگی میں واضح نظر آتی ہے۔ لوگوں کی اکثریت رہن سہن، لباس، خوراک اور میل جول میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ اسلام دیگر مذاہب اور ان کے پیروکاروں کے احترام کا درس دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق رنگ و نسل، زبان، امارت و غربت کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا، اس لیے اسلامی ثقافت میں بھائی چارہ، اخوّت اور مساوات نظر آتے ہیں۔

2- مشترکہ خاندانی نظام (Joint Family System)

پاکستان میں بحیثیت مجموعی مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے۔ خاندان کا سربراہ مرد ہے، جو اپنے خاندان کی کفالت کا ذمّہ دار ہے۔ خاتونِ خانہ، گھر اور بچوں کی دیکھ بھال اور امورِ خانہ داری سنبھالتی ہے۔ بزرگوں کو گھر میں نہایت عزّت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی خدمت مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھ کر کی جاتی ہے۔

3- رسوم و رواج اور روایات (Customs and Traditions)

پاکستان کے لوگ انتہائی ملنسار اور غم گسار ہیں۔ یہاں کے لوگ ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔ بچے کی ولادت، عقیقہ اور سالگرہ کی تقریبات وغیرہ میں تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی آفت، پریشانی یا مرگ کے موقع پر بھی لوگ ایک دوسرے کے غم میں بھرپور طریقے سے شریک ہوتے ہیں مثلاً کسی مسلمان کی وفات پر متوفّی کے گھر تعلق داروں کا جمع ہونا، جنازہ ادا کرنا اور ایصالِ ثواب

www.ilmkidunya.com

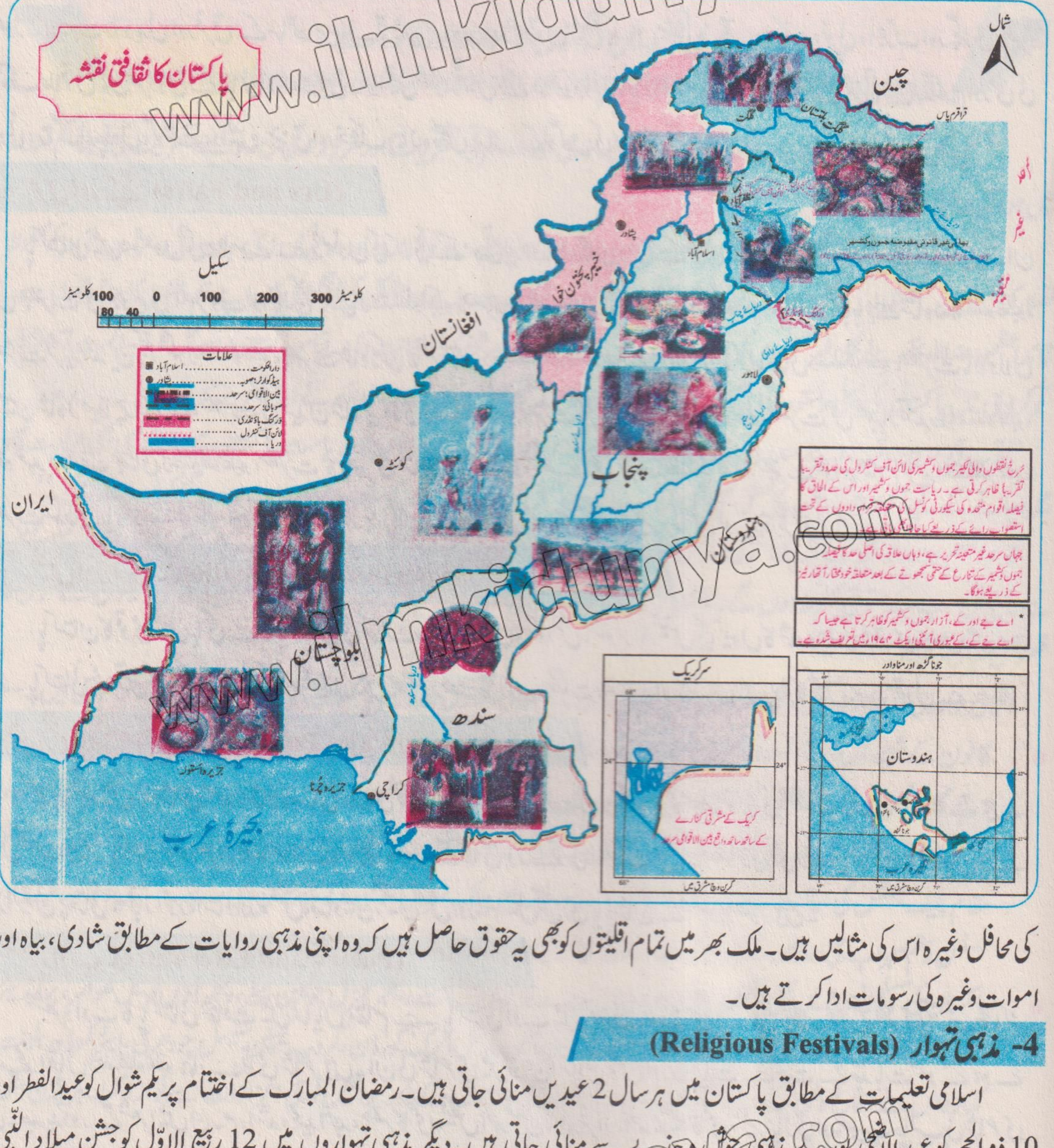

کی محافل وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔ ملک بھر میں تمام اقلیتوں کو بھی یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ اپنی مذہبی روایات کے مطابق شادی، بیاہ اور اموات وغیرہ کی رسومات ادا کرتے ہیں۔

4- مذہبی تہوار (Religious Festivals)

اسلامی تعلیمات کے مطابق پاکستان میں ہر سال 2 عیدیں منائی جاتی ہیں۔ رمضان المبارک کے اختتام پر یکم شوال کو عیدالفطر اور 10 ذوالحجہ کو عیدالاضحی پورے مذہبی جوش و جذبے سے منائی جاتی ہیں۔ دیگر مذہبی تہواروں میں 12 ربیع الاوّل کو جشن میلاد النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم، 27 رجب کو معراج النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور 15 شعبان کو شب برات منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ 10 محرم کو مسلمان یوم عاشور بھی مذہبی عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔

اقلیتی طبقوں میں ہندو ہولی اور دیوالی، جب کہ مسیحی کرسمس اور ایسٹر، سکھ مذہب کے لوگ بابا گرونانک دیو جی کا جنم دن اور بیساکھی، بہائی عقیدے کے لوگ عید نوروز، رِدوان وغیرہ کے تہوار پوری آزادی اور جوش و خروش سے مناتے ہیں۔

5- لباس اور خوراک (Dress and Food)

پاکستانیوں کی اکثریت سادہ مگر صاف ستھرا اور باوقار لباس پہننے کو ترجیح دیتی ہے۔ پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ یہ لباس

www.ilmkidunya.com

تھوڑے بہت ردّوبدل اور فرق کے ساتھ ہر علاقے میں مردوں اور عورتوں میں یکساں مقبول ہے۔ واسکٹ، ٹوپی، اجرک اور پگڑی وغیرہ مختلف علاقوں میں مردوں کے لباس کا حصّہ ہیں۔ خواتین شلوار قمیص کے ساتھ دوپٹہ، چادر اور عبایہ وغیرہ کا استعمال کرتی ہیں۔ گندم اور مکئی کی روٹی، ساگ، چاول، گوشت، دالیں، سبزی اور خشک و تازہ پھل یہاں کے لوگوں کی اہم خوراک ہیں۔

6- عرس اور میلے (Urs and Fairs)

پاکستان میں موسموں کی مناسبت سے، فصلوں کی کٹائی کے موقع پر اور بزرگانِ دین کے عرس کے موقعوں پر سالانہ میلے لگتے ہیں۔ ان میں حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت شاہ عنایت قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت مادھولال حسین شاہؒ (میلا چراغاں)، حضرت سخی سیدن شاہ شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت سچل سرمست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، شاہ عبد اللطیف بھٹائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت پیر مہر علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت سخی سرور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت خواجہ غلام فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور بہت سے دیگر بزرگانِ دین کے عرس اور سبی کا میلا وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

7- کھیل اور تفریح (Sports and Recreation)

پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔ پاکستان کی کرکٹ، ہاکی، کبڈی، سکواش، سنوکر اور ٹینس کی ٹیموں کا شمار دنیا کی بہترین ٹیموں میں ہوتا ہے۔ پاکستانی خواتین بھی ملکی اور عالمی سطح پر کھیلوں میں بھرپور حصّہ لیتی ہیں۔ گلگت بلتستان اور چترال میں پولو کا کھیل بہت مقبول ہے۔

8- طرزِ تعمیر اور مصوّری (Architecture and Painting)

طرزِ تعمیر میں بادشاہی مسجد، شالامار باغ، شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر اور ہرن مینار وغیرہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی یاد دلاتے ہیں۔ فیصل مسجد، مینارِ پاکستان اور مزارِ قائد ہمارے موجودہ دور کے ثقافتی وَرثے کی علامات ہیں۔ مصوّری بھی ہماری ثقافت کی پہچان ہے۔ عبدالرحمٰن چغتائی، اعجاز انور، استاد اللہ بخش، صادقین، جمیل نقش اور اسماعیل گل جی پاکستان کے مشہور مصوّر ہیں۔

9- شعروادب (Poetry and Literature)

شعروادب کا پاکستانی ثقافت میں نمایاں مقام ہے۔ پاکستانی ادب میں تصوّف اور مذہبی رنگ کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں دینِ اسلام، وطن اور روایات سے محبت کے جذبات سموئے ہوئے ہیں۔ جدید دور کے شعرا میں ن۔ م راشد، مجید امجد، ناصر کاظمی، فیض احمد فیض، احمد فراز، احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی اور حبیب جالب کی شاعری میں حبّ الوطنی کے جذبات اور خیالات کی جھلک نظر آتی ہے۔

10- اہم قومی دن (Important National Days)

ہمارے قومی دن بھی ہماری ثقافت کا اہم حصّہ ہیں۔ 5 فروری کو کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے لیے کشمیر ڈے منایا جاتا ہے۔ 23 مارچ یومِ پاکستان، یکم مئی مزدوروں کا عالمی دن، 14 اگست یومِ آزادی، 6 ستمبر یومِ دفاعِ پاکستان، 9 نومبر یومِ پیدائش علامہ محمد اقبال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، 25 دسمبر یومِ پیدائش قائداعظم محمد علی جناح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ وغیرہ پاکستان کے اہم قومی دن ہیں۔ پاکستان میں رہنے والی مذہبی اقلیتوں کے لوگوں کو بھی ان کے مذہبی اور ثقافتی ایام اور تہوار منانے کی آزادی ہے۔

www.ilmkidunya.com

قومی تعمیر میں اقلیتوں کا کردار اور کارنامے

(Contribution and Achievements of Minorities in Nation Building)

”کسی بھی معاشرہ میں موجود ایسا گروہ جو اپنے مذہبی، سماجی اور معاشرتی نظریات اور طرزِ زندگی کی رُو سے اکثریت کی نسبتاً کم تعداد میں ہو اقلیت کہلاتا ہے۔“

حکومتِ پاکستان نے اقلیتوں کو ہر قسم کی ضروری مراعات اور سہولیات سے نوازا ہے اور وہ یہاں اپنی جان، مال، عزّت و آبرو کو محفوظ تصوّر کرتے ہیں۔ اقلیتوں نے بھی ہمیشہ ذمہ دار شہری اور محبِّ وطن ہونے کا ثبوت دیا ہے اور مشکل کی ہر گھڑی میں اپنے ہم وطنوں کا ساتھ نبھایا ہے۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غیر مسلموں کو پاکستان میں مکمل مذہبی آزادی اور تحفظ کی ضمانت دی۔ قیامِ پاکستان سے قبل 11 - اگست 1947ء کو کراچی میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں فرمایا:

”آپ آزاد ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں، آپ اپنی مساجد اور ریاستِ پاکستان میں اپنی کسی بھی عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا نسل سے ہو، اس کا ریاست کے معاملات سے ہرگز کوئی واسطہ نہیں۔“

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری سانس تک ہمیشہ اس امر کا اظہار کیا کہ پاکستان سب کا وطن ہے۔ اس میں مذہبی تفریق ممکن نہیں ہے۔ یہاں سب کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آنے والے دیگر حکمرانوں نے بھی اقلیتوں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھا۔

اقلیتی برادری میں ہندو، مسیحی، سکھ اور پارسی وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستانی اقلیتوں نے تعمیرِ پاکستان میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

- قانون کے شعبے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس اے آر کارنیلیئس کا نام ہمیشہ درخشاں ستارے کی طرح چمکتا رہے گا۔ انھوں نے 1973ء کا آئین مرتّب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس کو اسلامی تعلیمات پر عبور حاصل تھا، وہ آٹھ سال تک سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج رہے۔ جسٹس رانا بھگوان داس نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین بھی رہے۔ جسٹس دُراب پٹیل اور جسٹس رستم سہراب جی سدھو نے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔
- پاکستان کی مسلح افواج میں بھی اقلیتوں کا کردار نمایاں ہے۔ ریئر ایڈمرل لیسلے، میجر جنرل جولیئن پیٹر، میجر جنرل نوئیل کھوکھر، بریگیڈیئر مارون، سکواڈرن لیڈر پیٹر کرسٹی، ایئر کموڈور نذیر لطیف، ایئر وائس مارشل ایرک گورڈن، گروپ کیپٹن سیسل چودھری، ایئر کموڈور بلونت کمار داس نے دفاعِ وطن کے لیے عظیم قربانیاں دیں جن کے اعتراف کے طور پر انھیں فوجی اعزازات سے نوازا گیا۔ ہرچرن سنگھ پاک فوج میں شامل سکھ افسر ہیں۔

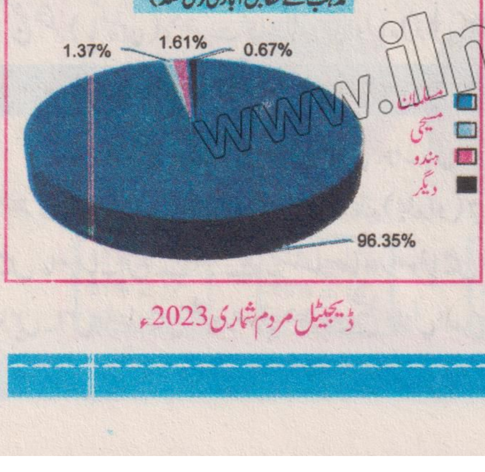

ڈیجیٹل مردم شماری 2023ء

- سیاست کے شعبہ میں اکشے کمار داس، کامنی کمار دتہ، ڈیرک سپرئین، بسانتا کمار داس، کامران مائیکل، کلیمنٹ شہباز بھٹی اور درشن لال مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں جب کہ ڈاکٹر رمیش کمار، کرشنا کماری کوہلی اور قیامِ پاکستان کے بعد منتخب ہونے والے پہلے سکھ ایم پی اے (MPA) سردار رمیش سنگھ اروڑا اور دیگر مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
- صحت کے شعبہ میں ڈاکٹر روتھ فاؤ نے برص اور جذام کے خاتمے کے لیے اپنی

www.ilmkidunya.com

زندگی وقف کردی۔ ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی تدفین سرکاری اعزاز کے ساتھ کی گئی۔ سسٹر روتھ لوئیس نے پچاس سال تک معذوروں کی خدمت کی۔ ڈاکٹر ڈریگو غریب لوگوں کے علاج کے لیے خصوصی شہرت رکھتے تھے۔ آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر جے پال چھابڑیا نے شعبۂ بصارت میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔

- تعلیم کے شعبہ میں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام، بشپ انتھنی لوبو، ڈاکٹر میرافیبلوس، روشن خورشید بھروچہ، پروفیسر کنہیالال ناگپال وغیرہ نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔
- کھیل کے میدان میں انتھنی ڈیسوزا، مائیکل مسیح، ویلس میتھاس، انیل دلپت اور بہرام ڈی آواری نے پاکستان کا نام روشن کیا۔ الغرض اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اقلیتی برادری بھی ملکی ترقّی میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہی ہے۔

رائے بہادر سرگنگارام

کیا آپ جانتے ہیں؟

رائے بہادر سرگنگارام (Rai Bahadur Sir Ganga Ram) ایک معروف سول انجینئر تھے جو پنجاب کے ایک گاؤں مانگٹاں والا (موجودہ ضلع ننکانہ صاحب) میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں عجائب گھر، جنرل پوسٹ آفس، ایچی سن کالج اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ ان کے ڈیزائن کردہ ہیں، جب کہ سرگنگارام ہسپتال، ڈی اے وی کالج (موجودہ اسلامیہ کالج سول لائنز)، سرگنگارام گرلز سکول (موجودہ لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی)، ادارہ بحالی معذوراں اور دیگر بے شمار فلاحی ادارے اُنھوں نے اپنے ذاتی خرچ پر قائم کیے۔

صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے سلسلے (Mystical Orders)

صوفی ازم (تصوّف) عربی زبان کے لفظ صفا سے لیا گیا ہے جس کے معنی پاکیزگی کے ہیں۔ صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا راستہ تصوّف کہلاتا ہے۔ صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے خیالات سے لوگوں میں ایک شعور پیدا ہوا اور انھوں نے ان سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ برصغیر میں صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے چار بااثر اور مقبول سلسلوں کا ذیل میں ذکر کیا گیا ہے:

1- سلسلہ چشتیہ (Chishtia Order)

اس سلسلہ کا آغاز چوتھی صدی ہجری میں ہوا اس کی اصل بنیاد حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے جا ملتی ہے مگر چشتیہ نام باقاعدہ حضرت ابو اسحاق شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (چشت، افغانستان) نے دیا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اجمیر (ہندوستان) میں اس سلسلے کی بنیاد رکھی۔ ان کی تبلیغ کا مرکز محبت، رواداری اور خدمتِ خلق تھا۔ معاشرے میں میل جول اور بھائی چارے کو فروغ دیا۔ عوام الناس کی اخلاقی تربیت اور ظاہری رسومات سے آزادی کی تلقین کی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (دہلی)، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر (پاکپتن)، حضرت نظام الدین اولیاء (دہلی) اور حضرت امیر خسرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اور دیگر اس سلسلے کے مشہور صوفیائے کرام ہیں۔

2- سلسلہ سہروردیہ (Suhrawardiyya Order)

اس سلسلہ کا آغاز چھٹی صدی ہجری ہوا۔ بانی اوّل حضرت شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں۔ اس کے بانیِ ثانی و مرتب حضرت شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (بغداد) ہیں۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس سلسلے کو ملتان اور سرائیکی خطّے میں عام کیا۔ ان کے ذریعے یہ سلسلہ علما اور صوفیا میں ایک علمی و روحانی تحریک کے طور پر ابھرا۔ تبلیغی، تعلیمی اور اصلاحی خدمات سرانجام دیں۔ اس سلسلہ میں مشہور صوفیا حضرت شیخ جلال الدین تبریزی، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی (ملتان)، حضرت سید جلال الدین بخاری

www.ilmkidunya.com

(اُچ شریف)، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر بزرگ شامل ہیں۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
>
> حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ ہی کی نسبت سے ملتان یونیورسٹی کا نام جامعہ بہاؤ الدین زکریا رکھا گیا ہے۔

3- سلسلہ قادریہ (Qadiriyya Order)

اس سلسلہ کا آغاز چھٹی صدی ہجری میں ہوا۔ یہ سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (بغداد، عراق) سے منسوب ہے۔ برصغیر میں اس سلسلہ کو حضرت عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے متعارف کروایا۔ حضرت میاں میر، حضرت سلطان باہو اور دیگر صوفیائے کرام علیہم الرحمۃ نے اس کی تعلیمات کو پھیلایا۔ اس سلسلہ کا زور عشقِ الٰہی، توکل اور ذکرِ جہر پر ہے۔ عوام میں دین کی محبت اور عشقِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو پھیلایا۔ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اس سلسلے کے مشہور صوفیا ہیں۔

4- سلسلہ نقشبندیہ (Naqshbandiyya Order)

اس کا آغاز آٹھویں صدی ہجری میں ہوا۔ سلسلہ نقشبندیہ کے بانی حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ (بخارا، ازبکستان) ہیں۔ یہ سلسلہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے ہندوستان آیا، جنھوں نے دہلی میں اس کی بنیاد رکھی۔ ان کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس سلسلے کو ایک فکری و تجدیدی تحریک میں بدل دیا۔ یہ سلسلہ علمائے کرام اور صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنا۔ شریعت کی پاسداری اور سنّت کے اتّباع کو روحانیت کا حصہ بنایا۔ اصلاحِ نفس و تزکیۂ نفس اس سلسلہ کی خصوصیات ہیں۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اس سلسلہ کے مشہور صوفیا ہیں۔

پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال (Educational Condition in Pakistan)

تعلیم ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ تعلیم اور معاشرتی و معاشی ترقّی باہمی طور پر لازم و ملزوم ہیں۔ 25-2024ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی قریباً 60.6 فی صد ہے۔ معاشی ترقّی کے لیے ضروری ہے کہ شرح خواندگی زیادہ ہو۔ حکومت تعلیم کے شعبے کو بہت اہمیت دے رہی ہے۔ اس ضمن میں اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

1- پہلی سے دسویں جماعت تک مفت تعلیم، درسی کتب کی مفت فراہمی اور طلبہ کو وظائف دینا۔

2- نصاب کی سائنسی بنیادوں اور مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر تشکیلِ نو۔

3- ٹیکنیکل، پیشہ ورانہ اور سائنسی تعلیم کے فروغ کے لیے سرکاری اور نجی شعبے میں تعاون۔

4- سماجی اور معاشی ترقی کے لیے اعلیٰ تعلیم کے معیار میں بہتری لانا، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں انقلابی اقدامات۔

5- اعلیٰ تعلیم کے لیے سرکاری اور نجی سطح پر زیادہ سے زیادہ یونیورسٹیوں کا قیام۔

6- قومی اور صوبائی سطح پر تعلیمی مسائل کے حل کے لیے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام۔

پاکستان کا تعلیمی ڈھانچہ (Pakistan's Educational Structure)

پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کو تین مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے:۔

1- ابتدائی، پرائمری اور ایلیمنٹری تعلیم (ECCE, Primary and Elementary Education)

جماعت اوّل سے پہلے کی تعلیم کو ابتدائے بچپن کی تعلیم اور نگہداشت (Early Childhood Care and Education-ECCE) کہا جاتا ہے۔ پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے پنجم تک ہے، جب کہ ایلیمنٹری (Elementary) تعلیم کا دائرہ کار آٹھویں جماعت تک ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں کوشش کر رہی ہیں کہ ہر گاؤں میں پرائمری سکول قائم کیے جائیں، تاکہ تمام لوگوں کو یکساں تعلیم کی سہولت میسر آئے۔

2- ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیم (Secondary and Higher Secondary Education)

ثانوی حصہ نہم اور دہم جماعت تک ہے جب کہ اعلیٰ ثانوی گیارھویں اور بارھویں جماعتوں پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس دو سال کا ہے جس میں آرٹس، سائنس، فنی تعلیم، کامرس اور دیگر مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نویں سے بارھویں جماعت کے امتحانات ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈز منعقد کراتے ہیں۔

3- یونیورسٹی سطح کی تعلیم (University Education)

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد یونیورسٹی کی تعلیم شروع ہوتی ہے جس کے لیے ملک میں کئی سرکاری اور نجی یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ یونیورسٹیوں کے علاوہ کالجوں میں بھی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ یونیورسٹی کی تعلیم بی۔ ایس اور ایم۔ ایس وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں پی ایچ ڈی (Ph.D) کی سطح پر تحقیقی تعلیم بھی مہیا کی جاتی ہے۔ میڈیکل اور انجینئرنگ جیسی تعلیم کے لیے طلبہ کو میڈیکل کالجوں اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ اس طرح قانون، بزنس، زراعت اور دیگر فنی علوم کی تعلیم کے حصول کے لیے پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے بھی قائم ہیں۔

تعلیمی مسائل اور ان کا حل (Educational Problems and Their Solution)

شعبۂ تعلیم میں پاکستان کو درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

1- امتحانی نظام (Examination System)

امتحان طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچنے اور پرکھنے کا نام ہے۔ امتحانات کا نظام ایسا شفاف اور موثر ہونا چاہیے جو حقیقی معنوں میں طلبہ کی ذہنی استعداد اور کارکردگی کو جانچ سکے۔

2- محدود تعلیمی وسائل (Limited Resources for Education)

بدقسمتی سے ماضی میں پاکستان میں تعلیم کو دیگر شعبوں کی نسبت کم اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ تعلیم کے لیے مختص بجٹ بہت کم ہے۔ اس میں اضافہ نہایت ضروری ہے تاکہ تعلیمی اداروں کی تمام ضروریات مثلاً اساتذہ کی کمی، فرنیچر، لیبارٹریز، لائبریریز، بلڈنگ، پینے کا صاف

www.ilmkidunya.com

پانی جیسی ضروریات کو اچھے انداز میں پورا کیا جاسکے اور سکول سے باہر بچوں (Out of School Children) کو دوبارہ سکول لایا جاسکے۔

3-اساتذہ کی کمی (Shortage of Teachers)

پاکستان میں شعبۂ تعلیم اساتذہ کی کمی کا شکار ہے۔ضرورت اس اَمر کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تعداد اور استعدادِ کار کو بڑھایا جائے تا کہ تعلیم کا عمل بہتر طور پر انجام پا سکے۔اس کے علاوہ اساتذہ کی دورانِ ملازمت جدید تقاضوں کے مطابق ٹریننگ بھی ضروری ہے تا کہ وہ جدید تدریسی طریقوں سے آگاہ ہوسکیں۔

4-تدریسی سازوسامان کی کمی (Lack of Teaching Material)

ہمارے بہت سے سکولوں میں لائبریریاں اور لیبارٹریاں (تجربہ گاہوں) کی کمی ہے اور جن سکولوں اور کالجوں میں یہ سہولیات موجود ہیں، وہ بھی معیاری نہیں ہیں۔اس وجہ سے طلبہ عملی تجربات کرنے سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔لائبریریوں میں مختلف مضامین کی معیاری کُتب کی کمی کے سبب طلبہ تدریسی کُتب کے علاوہ دیگر کتب سے استفادہ نہیں کر پاتے۔

5-ہم نصابی سرگرمیوں کا فقدان (Lack of Co-curricular Activities)

ہم نصابی سرگرمیاں جیسے کہ کھیلیں، مباحثے، مشاعرے، تقاریر، مذاکرے اور مطالعاتی دورے وغیرہ طلبہ کی اخلاقی تربیت اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں مددگار ہوتے ہیں۔ہمارے تعلیمی اداروں میں ایسی ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے مناسب سہولتوں کا فقدان ہے جس کی وجہ سے کئی باصلاحیت طلبہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز (Suggestions for Solving Educational Problems)

تعلیمی مسائل کے حل کے لیے چند اہم تجاویز درج ذیل ہیں:

- ☆ تعلیم کے لیے مختص بجٹ میں ہر سال خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔
- ☆ ضرورت کے مطابق پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ، مڈل سکولوں کا ہائی اور ہائی سکولوں کو ہائر سکینڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے۔
- ☆ سائنس اور ٹیکنالوجی کے نصاب کی تشکیلِ نو کی جائے۔نصاب میں فنی اور ٹیکنیکل مضامین بھی شامل کیے جائیں۔
- ☆ مکتب/مدرسہ سکولوں میں سائنس و دیگر رائج علوم بھی پڑھائے جائیں۔ان سکولوں کے اساتذہ کی جدید خطوط پر ٹریننگ کی جائے۔
- ☆ تمام سرکاری سکولوں میں کھیل کے میدان اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

تعلیم اور روزگار کے مواقع
(Education and Employment Opportunities)

تعلیم کا ایک مقصد نوجوانوں کو ملازمت اور روزگار فراہم کرنا بھی ہے۔تعلیم، پیشہ ورانہ کیریئر، معاشی استحکام اور ذاتی ترقی کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔اچھی تعلیم نہ صرف پڑھنے لکھنے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے بلکہ فیصلہ سازی، معاشرتی خدمات اور معاشی ترقی کے مواقع حاصل کرنے میں بھی معاون ہے۔

تعلیم یافتہ افراد دیگر کئی شعبہ جات کے علاوہ درج ذیل محکموں میں بھی ملازمت حاصل کر سکتے ہیں:

1-افواجِ پاکستان (Pakistan Armed Forces)

ایمان، تقویٰ اور جہاد کے مشن کے تحت پاکستان کی مسلح افواج کا بنیادی مقصد بیرونی جارحیت یا جنگ میں ملک کا دفاع کرتے ہوئے قومی سلامتی اور قومی یکجہتی کو یقینی بنانا ہے اور ملکی سرحدوں پر امن و سلامتی کو برقرار رکھتے ہوئے، داخلی و خارجی خطرات سے بھی بچانا

www.ilmkidunya.com

ہے۔ مسلح افواج میں باصلاحیت نوجوان پی۔ ایم۔ اے لانگ کورس کے ذریعے بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ بھرتی ہو کر لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے تک ترقی پا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں میڈیکل کور میں بطور ڈاکٹر، انجینئرنگ کور میں بطور انجینئر اور ایجوکیشن کور میں بطور استاد سمیت دیگر کئی شعبہ جات میں بھی شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔ پاکستان ایئر فورس میں جنرل ڈیوٹی (پائلٹ)، ایئر ڈیفنس، انجینئرنگ، ایڈمنسٹریشن اور پاکستان نیوی میں کمیشنڈ آفیسر، شارٹ سروس کمیشن آفیسر اور بطور سیلر ملازمت کے مواقع موجود ہیں۔

2- عدلیہ (Judiciary)

عدلیہ ریاست اور حکومتی ڈھانچے کا ایک اہم ستون ہے۔ نوجوانوں کے لیے قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد، جج اور مجسٹریٹ کے عہدوں پر تعیناتی کے مواقع موجود ہیں۔ عدلیہ کے فرائض میں آئین کی تشریح، ظلم وستم کی روک تھام، انصاف کی فراہمی، قانون کا نفاذ اور غیر جانبدارانہ فیصلے کرنا شامل ہے۔

3- سول سروسز (Civil Services)

ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کے خواہاں باصلاحیت نوجوان سول سروس یعنی اعلیٰ بیوروکریسی کا حصہ بن سکتے ہیں۔ پاکستان بھر سے مرد و خواتین امیدوار سول سروس کے مقابلہ جاتی امتحان میں شرکت کرتے ہیں۔ سنٹرل سپیریئر سروسز (CSS) کے امتحان میں شرکت کے لیے کسی بھی تعلیمی شعبہ میں گریجوایشن کی ڈگری لازمی ہے۔ عمر کی حد 21 سے 30 سال تک ہے۔ سول سروسز کو 12 گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، فارن سروس آف پاکستان، پولیس سروس آف پاکستان، پاکستان کسٹمز سروس، اِن لینڈ ریونیو سروس، انفارمیشن گروپ، ملٹری لینڈز اینڈ کنٹونمنٹس، آفس مینجمنٹ گروپ، پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس، پوسٹل گروپ، ریلویز اور کامرس اینڈ ٹریڈ گروپ شامل ہیں۔

پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس (PAS) میں پبلک پالیسی، گورننس اور انتظامیہ میں اعلیٰ سطحی امور شامل ہیں۔ اس ملازمت میں، اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، سیکرٹری اور چیف سیکرٹری تک کے عہدے شامل ہیں جن کا کام نظم و نسق، امن و امان، محصولات، ضروری خدمات (صحت، تعلیم، ریلیف) کی نگرانی اور حکومتی پالیسی کے نفاذ کو یقینی بنانا ہے۔

پولیس سروس آف پاکستان (PSP) میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس (ASP) سے آئی جی (IG) پولیس تک کے عہدے شامل ہیں۔ ان کے فرائض میں قوانین کا نفاذ، امنِ عامہ کا قیام اور جرائم کی تحقیق و تفتیش شامل ہیں۔

فارن سروس آف پاکستان (FSP) میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سے سیکرٹری خارجہ تک کے عہدے شامل ہیں۔ ان کے فرائض میں بیرونی ممالک سے تعلقات، ملکی مفادات کی نمائندگی، ملکی خارجہ پالیسی کا فروغ، بیرونِ ملک اپنے شہریوں کی دیکھ بھال اور سفارت کاری شامل ہیں۔ اسی طرح باقی گروپس بھی مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔

4- پرووِنشل مینجمنٹ سروسز (Provincial Management Services)

پاکستان میں صوبائی سطح پر پرووِنشل مینجمنٹ سروسز (PMS) موجود ہے۔ اہلیت کے لیے امیدوار کا کم از کم گریجویٹ ہونا ضروری ہے جب کہ عمر کی حد 21 سے 30 سال مقرر ہے۔ اس سروس میں شامل ہونے سے مختلف شعبہ جات میں انتظامی عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ سیکشن آفیسر، اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور سیکرٹری تک کے عہدے شامل ہیں۔ ان کے فرائض میں حکومتی پالیسیوں کو ضلعی یا صوبائی سطح پر نافذ کرنا، موثر عوامی خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا اور گورننس کے معاملات میں مدد کرنا شامل ہے۔

5- محکمہ تعلیم (Education Department)

صوبائی اور وفاقی سطح پر نوجوان سکولوں اور کالجوں میں بطور استاد، لیکچرار اور پروفیسر ملازمت اختیار کر سکتے ہیں۔ شعبۂ تدریس میں

www.ilmkidunya.com

دلچسپی رکھنے والے افراد کو سولہ سالہ تعلیم یعنی ایم۔اے، ایم۔ایس سی یا بی۔ایس وغیرہ کے علاوہ پیشہ ورانہ ڈگری کا حامل ہونا چاہیے۔ ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی کے حامل افراد کسی یونیورسٹی میں پڑھا سکتے ہیں۔

6- محکمہ صحت (Health Department)

محکمہ صحت میں بطور ڈاکٹر، سرجن، ڈینٹسٹ، نرس، فارماسسٹ، دواسازی اور میڈیکل لیب ٹیکنولوجسٹ سے لے کر انتظامی عہدوں تک ملازمت کے مواقع ہیں۔ان کے فرائض میں علاج معالجہ، شہریوں کو طبی سہولیات فراہم کرنا اور وبائی امراض کی روک تھام شامل ہیں۔

7- انجینئرنگ (Engineering)

انجینئرنگ کا شعبہ نہایت اہم ہے۔نوجوانوں کو سافٹ ویئر، الیکٹریکل، مکینیکل، سول اور کیمیکل انجینئرنگ اور دیگر شعبہ جات میں ملازمت کے مواقع مل سکتے ہیں۔انجینئرنگ اور تکنیکی شعبہ جات میں آلات اور پراجیکٹ کو ڈیزائن کرنا، جانچ کرنا، ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے تکنیکی مہارتوں کو بروئے کار لانا اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے خرابیوں کا سراغ لگانا شامل ہے۔

8- کمپیوٹر/آئی ٹی (Computer / IT)

اس شعبے میں سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ اور ڈیٹا سائنس سے لے کر سائبر سکیورٹی اور آئی۔ٹی سپورٹ تک کے وسیع مواقع شامل ہیں۔ مصنوعی ذہانت (AI)، مشین لرننگ اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ اس میدان کے نئے رجحانات ہیں جن میں اے۔آئی انجینئر، ڈیٹا سائنٹسٹ اور کلاؤڈ نیٹ ورک انجینئر بننے کے مواقع موجود ہیں۔کمپیوٹر/آئی ٹی کے شعبے میں ٹیکنالوجی کا انتظام اور معاونت، ہارڈ ویئر/سافٹ ویئر کو انسٹال کرنا، نیٹ ورک کے مسائل کو حل کرنا، صارف کو مدد فراہم کرنا، سکیورٹی کو برقرار رکھنا ڈیٹا بیس کے مسائل حل کرنا اور سافٹ ویئر کی ترقی کو یقینی بنانا شامل ہے۔

9- زراعت (Agriculture)

شعبۂ زراعت میں زرعی کاروبار اور علم و تحقیق کے مواقع شامل ہیں۔لائیوسٹاک، پولٹری اور ماہی پروری جیسے شعبہ جات میں بھی ملازمت کے متعدد مواقع موجود ہیں۔اس کے علاوہ زراعت آفیسر، فارم مینیجر، زرعی ماہر، فوڈ پروسیسنگ اور زرعی سائنس میں ملازمت کے مواقع بھی موجود ہیں۔

10- میڈیا انڈسٹری (Media Industry)

میڈیا انڈسٹری کے مختلف شعبہ جات میں بھی ملازمت کے بہترین مواقع موجود ہیں۔ان میں تخلیقی مواد کی تیاری، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، سوشل میڈیا مینجمنٹ، ویڈیو ایڈیٹنگ، گرافک ڈیزائننگ اور صحافت وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ ڈیجیٹل چینلز (سوشل میڈیا، ای میل، ویب) اور دیگر میڈیا کے شعبہ جات میں بھی ملازمت اور ذاتی کاروبار کے مواقع بھی موجود ہیں۔

پاکستان میں صحت کی صورتِ حال (Health Conditions in Pakistan)

پاکستان اکنامک سروے 25-2024ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں صحت کے شعبے میں کل 925 ارب روپے خرچ کیے گئے جو ہماری جی۔ڈی۔پی (G.D.P) کا قریباً 1 فی صد ہے۔ہمارے ملک میں اوسط عمر قریباً 67.6 سال ہے جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں اوسط عمر 75 سال سے بھی زائد ہے۔

پاکستان میں گاؤں کی سطح پر لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (Lady Health Visitors) فرائض انجام دے رہی ہیں۔ پرائمری سطح پر بنیادی صحت کے مراکز (Basic Health Units) اور رورل ہیلتھ سنٹرز (Rural Health Centres) قائم ہیں۔ تحصیل اور ضلع کی سطح پر تحصیل

www.ilmkidunya.com

ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قائم ہیں۔ ٹیچنگ ہسپتال، کارڈیالوجی انسٹی ٹیوٹ، مینٹل ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ اور چلڈرن ہسپتال براہ راست صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے صحت کی بہتری کے لیے کئی اقدامات کیے گئے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:۔

- ☆ ہسپتالوں کا قیام
- ☆ میڈیکل کالجوں کا قیام
- ☆ پاکستان میں میڈیکل پوسٹ گریجوایشن کی سہولتیں
- ☆ بیماریوں کی روک تھام
- ☆ نیشنل ہیلتھ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
- ☆ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی ترقی
- ☆ تدریسی ہسپتالوں میں کمپیوٹر کا بندوبست
- ☆ فیلڈ ہسپتالوں کا قیام

صحت کے شعبے کو درپیش مسائل (Problems in the Health Sector)

پاکستان میں آبادی میں اضافے کی نسبت طبّی وسائل میں اضافہ کم ہے۔ طبّی سہولیات کا فقدان، افراطِ آبادی، کثرتِ امراض، حفظانِ صحت کے اصولوں سے ناواقفیت اور غیر متوازن غذا وغیرہ جیسے مسائل شعبۂ صحت کو درپیش ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے حکومت کو چاہیے کہ شعبۂ صحت کے لیے زیادہ بجٹ مختص کرے اور شرح افزائشِ آبادی کو قابو میں رکھنے کے لیے بھی موثر اقدامات کیے جائیں۔

کھیل (Sports)

تفریح ایک فرصت کی سرگرمی ہے۔ تفریح کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو انسانی حیاتیات اور نفسیات کا ایک لازمی عنصر ہے۔ تفریحی سرگرمیاں اکثر لطف اندوزی، تفریح یا خوشی کے لیے کی جاتی ہیں۔

قومی اور بین الاقوامی کھیل

کھیلوں کی اہمیت (Significance of Sports)

(i) کھیل افراد اور معاشرے کے لیے بہت اہم ہیں۔ انسانی جسم کو مضبوط بناتے ہیں اور بیماری کے خطرے کو کم کرتے ہیں۔

(ii) کھیل ذہنی تناؤ کو کم کرتے ہیں اور انسانی رویّوں کو بہتر بناتے ہیں۔

(iii) کھیل ٹیم ورک، نظم و ضبط اور قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں۔

(iv) کھیل انسان میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔

پاکستان میں مقبول روایتی، غیر روایتی، قومی اور بین الاقوامی کھیلوں کا پھیلاؤ

(Prevalence of Popular Traditional, Non Traditional, National and International Sports in Pakistan)

کھیل پاکستانی ثقافت کا ایک اہم حصّہ ہے۔ حالیہ برسوں کے دوران پاکستان میں کھیلوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستانی

www.ilmkidunya.com

مرد اور خواتین کھلاڑی بہت سے قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

پاکستان میں مقبول روایتی کھیل (Popular Traditional Sports in Pakistan)

پاکستان روایتی کھیلوں کا ایک بھرپور ورثہ (rich heritage) رکھتا ہے، جس میں ٹیم اسپورٹس (team sports) سے لے کر انفرادی مہارت پر مبنی گیمز (Individual skill-based games) تک متنوع سرگرمیاں شامل ہیں۔ کچھ مشہور روایتی کھیل درج ذیل ہیں:

آنکھ مچولی (Hide and Seek)	کوکلا چھپاکی کھیل (Kokla Chapaki game)
گلی ڈنڈا (Gilli Danda)	کبڈی (Kabaddi)
رسہ کشی (Tug of War)	نیزہ بازی (Tent Pegging)
سٹاپو (Hopscotch)	ککلی (Kikli)

غیر روایتی کھیل (Non-Traditional Games)

کوئی کھیل جو عام رسم و رواج یا روایات سے مختلف ہو، وہ غیر روایتی کھیل کہلاتا ہے۔ چند غیر روایتی کھیل درج ذیل ہیں:

کوہ پیمائی (Climbing)	سائیکلنگ (Cycling)
مارشل آرٹس (Martial Arts)	گھڑسواری (Horse Riding)
تیراندازی (Archery)	دوڑ (Racing)
سوئمنگ (Swimming)	باکسنگ (Boxing)

پاکستان میں قومی اور بین الاقوامی کھیل (National and International Sports in Pakistan)

پاکستان میں کھیلوں کا شعبہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ اگرچہ کرکٹ سب سے مقبول کھیل ہے لیکن ہاکی ہمارا قومی کھیل ہے۔ پاکستان نے مختلف کھیلوں کے بین الاقوامی مقابلوں میں شان دار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان میں سے چند کھیل درج ذیل ہیں:

1- ہاکی (Hockey)

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ پاکستان بین الاقوامی مقابلوں میں سب سے زیادہ کامیاب ٹیموں میں سے ایک رہا ہے جس نے چار مرتبہ ہاکی عالمی کپ جیت رکھا ہے۔ پاکستان کی ہاکی میں بین الاقوامی کامیابیوں کی بھرپور تاریخ ہے جس میں چار ورلڈ کپ ٹائٹلز اور تین اولمپک گولڈ میڈلز شامل ہیں۔

2- کرکٹ (Cricket)

پاکستان میں کرکٹ کی تاریخ 1947ء میں پاکستان کے معرضِ وجود آنے سے شروع ہوتی ہے۔ کرکٹ پاکستان میں سب سے مقبول کھیل ہے۔ پاکستان 1992ء کا کرکٹ عالمی کپ اور 2009ء میں آئی سی سی ٹی ٹوینٹی (T20) ورلڈ کپ جیت چکا ہے۔ اس کے علاوہ 2017ء میں آئی سی سی چیمپین ٹرافی بھی جیت چکا ہے۔ یہ کھیل پاکستان میں سب سے زیادہ مقبول ہے۔

3- فٹ بال (Football)

فٹ بال عالمی سطح پر ایک مقبول ترین کھیل ہے جس کے بین الاقوامی طور پر مقابلے ہوتے ہیں۔ فیفا عالمی کپ (FIFA World Cup)

www.ilmkidunya.com

عالمی سطح پر فٹ بال کا اہم ترین مقابلہ ہے۔ پاکستان کی قومی ٹیم بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کے ساتھ مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔

-5 پولو (Polo)

پولو ایک کھیل ہے جو دو ٹیموں کے درمیان گھوڑوں پر بیٹھ کر کھیلا جاتا ہے۔ ہر ٹیم میں چار کھلاڑی ہوتے ہیں۔ یہ کھیل پاکستان میں شمالی علاقوں اور چترال میں بہت شوق سے کھیلا جاتا ہے۔ شندور کے سالانہ میلے میں اس کھیل کا خصوصی طور پر انعقاد ہوتا ہے۔

-6 ٹیبل ٹینس (Table Tennis)

پاکستان نے پچاس کی دہائی سے ہی ٹیبل ٹینس کے بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ عارف خاں اور ناز و شکور جیسے کھلاڑیوں نے پاکستان کو کئی عالمی اعزاز دلوائے۔

-7 رگبی (Rugby)

پاکستان میں رگبی کا کھیل بھی کھیلا جاتا ہے۔ اس وقت پاکستان کی مردوں اور خواتین کی رگبی ٹیمیں بین الاقوامی میچز میں حصہ لیتی رہتی ہیں۔

-8 بیڈ منٹن (Badminton)

بیڈ منٹن کا کھیل پاکستان میں کھیلا اور پسند کیا جاتا ہے۔ ملکی سطح پر اس کھیل کے ٹورنامنٹ ہوتے رہتے ہیں۔

-9 سنوکر (Snooker)

سنوکر کھیل ایک مستطیل بلیئرڈ ٹیبل پر کھیلا جاتا ہے۔ پاکستان کے سنوکر کھلاڑیوں نے انٹرنیشنل مقابلوں میں کئی میڈلز جیتے ہیں۔ پاکستان کے محمد یوسف، محمد آصف، محمد سجاد اور احسن رمضان کئی عالمی ٹورنامنٹس جیت چکے ہیں۔

-10 اسکواش (Squash)

اسکواش کا شمار مشہور کھیلوں میں ہوتا ہے۔ پاکستان نے عالمی معیار کے اسکواش کھلاڑی پیدا کیے جو کئی سال اس کھیل پر چھائے رہے۔ برٹش اوپن چیمپئن شپ اور ورلڈ چیمپئن شپ میں پاکستانیوں خصوصاً گوگی علاؤالدین، قمر زمان، محب اللہ خان، جہانگیر خان اور جان شیر خان کے حیرت انگیز ریکارڈ ہیں۔

تنقیدی سوچ کے سوالات (Critical Thinking Questions)

(i) کھیل کسی فرد کی جسمانی اور ذہنی تندرستی میں کس طرح کردار ادا کرتے ہیں؟ (ii) کھیلوں کے مقابلے بین الاقوامی امن اور افہام و تفہیم کو کیسے فروغ دیتے ہیں؟ (iii) کھیل قومی تشخص اور حب الوطنی میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

سیاحت کی اہمیت اور پاکستان میں سیاحت کے لیے قدرتی اور ثقافتی کشش
(Importance of Tourism and Natural & Cultural Attraction for Tourism in Pakistan)

تفریح (Recreation)، راحت (Relaxation) اور خوشی (Pleasure) کے حصول میں گھر سے دور وقت گزارنے کا عمل سیاحت (Tourism) کہلاتا ہے۔

سیاحت کی اہمیت (Importance of Tourism)

سیاحت پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی اہمیت کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

(i) سیاحت میں مختلف شعبوں جیسے رہائش، نقل و حمل، کھانے پینے کی اشیا اور تفریح کے ذریعے آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

(ii) سیاحوں کی آمد سے زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے جس سے قومی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

(iii) سیاحت پاکستان اور دیگر اقوام کے درمیان ثقافتی تبادلے اور افہام و تفہیم کو فروغ دیتی ہے۔

(iv) سیاحت کی ترقی مقامی کمیونٹیز کو فائدہ پہنچا سکتی ہے اور اُن کے معیارِ زندگی کو بہتر بنا سکتی ہے۔

پاکستان میں سیاحت کے لیے قدرتی اور ثقافتی کشش
(Natural and Cultural Attraction for Tourism in Pakistan)

پاکستان ملکی و غیر ملکی سیاحوں کے لیے قدرتی اور ثقافتی پرکشش مقامات کا مرکز ہے۔ خوش قسمتی سے پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں وہ تمام عوامل کثرت سے موجود ہیں جو پاکستان کو سیاحت کی جنّت بنا سکتے ہیں۔ بلند و بالا پہاڑ، سرسبز و شاداب وادیاں، وسیع و عریض میدان، تازہ پانیوں کی قدرتی جھیلیں، تمام مذاہب سے منسلک لوگوں کے مقدس مقامات، ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے آثارِ قدیمہ اور طرح طرح کے ثقافتی رنگ دنیا بھر سے سیاحوں کو کھینچنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

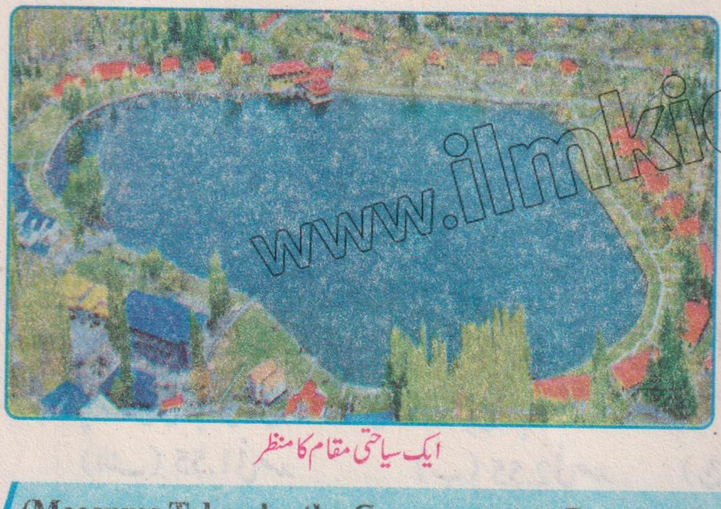

ایک سیاحتی مقام کا منظر

کلیدی قدرتی پرکشش مقامات میں وادی ہنزہ، وادی سوات، دیوسائی نیشنل پارک گلگت بلتستان اور دیگر شامل ہیں۔ شمالی علاقہ جات شاندار پہاڑی سلسلوں اور جھیلوں کی وجہ سے سیاحوں کے لیے پرکشش ہیں۔ موہنجوداڑو، ہڑپہ، ٹیکسلا اور لاہور شہر جیسے تاریخی مقامات وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ خوش قسمتی یہ ہے کہ حکومت سیاحت کی اہمیت و افادیت سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس شعبے کی ترقّی کے لیے انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔

سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات (Measures Taken by the Government to Promote Tourism)

حکومت پاکستان سیاحت کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل مختلف اقدامات کر رہی ہے:

☆ حکومت سیاحتی مقامات سے رابطے کو بہتر بنانے کے لیے پرانی سڑکوں کو اَپ گریڈ اور نئی سڑکیں تعمیر کر رہی ہے۔
☆ سیاحوں کی مدد اور مقامی پرکشش مقامات کو فروغ دینے کے لیے کیمپنگ سائٹس اور سہولت مراکز قائم کیے گئے ہیں۔
☆ سیاحت کی صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے لیے ڈیجیٹل مارکیٹنگ جیسے شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے آن لائن کورسز تیار کیے جا رہے ہیں۔
☆ حکومت بڑے سیاحتی منصوبوں اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔
☆ پاکستان نے بہت سے ممالک کے شہریوں کو فاسٹ ٹریک ویزے کی پیشکش کرتے ہوئے سیاحوں کے لیے دوستانہ ویزا نظام متعارف کرایا ہے۔
☆ یونیورسٹیاں ہنر مند افرادی قوت تیار کرنے کے لیے ہوٹل مینجمنٹ اور ٹورازم میں مختلف کورسز پیش کر رہی ہیں۔
☆ حکومت سیاحوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے سیکورٹی خدشات کو دور کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) 2023ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کے شہری علاقوں میں قریباً افراد آباد ہیں:

(الف) 92.3 ملین (ب) 93.8 ملین (ج) 94.5 ملین (د) 95.4 ملین

(ii) آبادی کے کوائف جاننے کے عمل کو کہتے ہیں:

(الف) نقل مکانی (ب) انتقال اراضی (ج) اشتمال اراضی (د) مردم شماری

(iii) پاکستان نے چار مرتبہ عالمی کپ جیتا:

(الف) کرکٹ (ب) سنوکر

(ج) ہاکی (د) رگبی

(iv) شندور کے سالانہ میلے میں اس کھیل کا خصوصی طور پر انعقاد ہوتا ہے:

(الف) ہاکی (ب) والی بال (ج) بیڈمنٹن (د) پولو

(v) سپریم کورٹ کے جج رہے:

(الف) پیٹر کرسٹی (ب) ڈاکٹر روتھ فاؤ (ج) ولیم ڈی ہارولے (د) بدیع الزمان کیکاؤس

(vi) پاکستان میں پنجابی زبان بولنے والے لوگ ہیں:

(الف) 37 فی صد (ب) 12 فی صد (ج) 15 فی صد (د) 18 فی صد

(vii) پاکستان کی آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح ہے:

(الف) 1.55 فی صد (ب) 2.55 فی صد (ج) 3.55 فی صد (د) 4.55 فی صد

(viii) پنجاب میں آبادی کی گنجانیت ہے:

(الف) 303 افراد فی مربع کلومیٹر (ب) 395 افراد فی مربع کلومیٹر

(ج) 401 افراد فی مربع کلومیٹر (د) 622 افراد فی مربع کلومیٹر

(ix) پاکستان ٹیلی وژن کا آغاز ہوا:

(الف) 1960ء میں (ب) 1962ء میں (ج) 1964ء میں (د) 1966ء میں

(x) قبائلی علاقوں کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا:

(الف) 2014ء میں (ب) 2016ء میں (ج) 2018ء میں (د) 2020ء میں

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) معاشرہ کی تعریف کریں۔

(ii) ہم نصابی سرگرمیوں سے کیا مراد ہے؟

(iii) سماجی درجہ بندی کی تعریف کریں۔

www.ilmkidunya.com

(iv) مردم شماری سے کیا مراد ہے؟

(v) 2023ء کی ڈیجیٹل مردم شماری کے مطابق پاکستان میں دیہی اور شہری آبادی کا تناسب بتائیں۔

(vi) اقلیتی طبقوں کے کوئی سے دو مذہبی تہواروں کے نام لکھیں۔

(vii) پاکستان کے چار سیاحتی مقامات کے نام تحریر کریں۔

(viii) ہماری زندگی میں کھیل کی کیا اہمیت ہے؟

(ix) پاکستان میں بولی جانے والی پانچ علاقائی زبانوں کے نام لکھیں۔

(x) صنفی امتیاز سے کیا مراد ہے؟

(xi) قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟

(xii) سول سروسز کے کوئی سے چھے گروپس کے نام لکھیں۔

(xiii) صوفیائے کرام کے سلسلوں کے نام تحریر کریں۔

(xiv) سماجی حرکیات کی تعریف کریں۔

(xv) جاگیرداری نظام کی مختصر وضاحت کریں۔

(xvi) پاکستانی معاشرے اور ثقافت پر عالمگیریت کے دو مثبت اثرات لکھیں۔

(xvii) ایک بامعنی معاشرے کی تشکیل کے سلسلے میں افراد کی کیا اہمیت ہے؟ تین سطروں میں لکھیں۔

(xviii) پاکستان میں کون سے ہسپتال براہِ راست وفاقی حکومت کے ماتحت کام کر رہے ہیں؟

(xix) ثقافت سے کیا مراد ہے اور ہماری ثقافت کس کی عکاسی کرتی ہے؟

(xx) پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔

(i) قومی تعمیر اور ترقی میں اقلیتوں کا کردار بیان کریں۔

(ii) علاقائی ثقافتیں کیسے قومی یکجہتی کا باعث بنتی ہیں، وضاحت کریں۔

(iii) پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

(iv) پاکستان میں تعلیم کی صورتِ حال بیان کریں۔

(v) سیاحت کی اہمیت بیان کریں اور پاکستان کے قدرتی اور ثقافتی پرکشش مقامات کو اجاگر کریں۔

سرگرمیاں

- پاکستان میں قومی یکجہتی کے موضوع پر تقریری مقابلہ کرائیں۔
- اپنے علاقے کا سروے کر کے صحت کی سہولیات کی فہرست بنائیں۔
- پاکستان کی ثقافت کے متعلق تصاویر اور حقائق پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ سے پاکستان کی ثقافت کے اہم خدوخال کا چارٹ بنوا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کرائیں۔

www.ilmkidunya.com